اکتیسواں باب

دنیا میں انسان کی حیثیت

دنیا میں انسان کی حیثیت کیا ہے، اور انسان دنیا کو کتنی اہمیت دے سکتا ہے

۲۴۲ قرآن ایک معجزہ ہے

۲۴۴ جاہلی تہذیب کے اس دنیا کے بارے میں تصورات اور خیالات

۲۴۴ تقریبات پر فضول ڈھیروں ڈھیر مال لٹانا جاہلیت کا شعار ہے

۲۴۵ نیکی اور بدی کی راہیں انسان کے لیے واضح ہیں

۲۴۶ اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کون ہیں؟

اکتیسواں باب

دنیا میں انسان کی حیثیت

قرآن ایک معجزہ ہے

مشرکینِ مکہ کے ساتھ شدید کش مکش اور پیہم سوال و جواب، مذاکروں اور مناظروں کے درمیان اللہ کا رسول جاہلی معاشرے کے تمام فلاسفر زاور دانش وروں سے تنہا مقابلہ کر رہا ہے وہ نبی اُمی جس نے کسی مکتب میں تعلیم حاصل نہیں کی وقت کے علما کی صحبت حاصل نہیں کی[89] وہ اللہ کی مدد سے تاریخ اور فلسفے کے موضوع پر اس طرح کلام کرتا ہے گویا کاینات میں اُس سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں، درحقیقت یہ قرآن ہی اس کا معجزہ ہے۔ روح الامین سورۃ البلد لے کر نازل ہوتے ہیں، شہرِ مکہ کی تاریخ کی اور انسان کی پیدایش کی گواہی کے ساتھ جاہلی معاشرے کی جڑ و بنیاد کو چیلنج کرتے ہوئے، دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر اللہ کے نبی ﷺ اپنی جان کے دشمنوں کے درمیان کہہ رہے ہیں آؤ میری اطاعت کرو! میں اللہ کا نبی ہوں۔

۵۲: سُوۡرَةُ الۡبَلَد : [۹۰– ۳۰:عمّ]

اس سورۃ میں اسلامی تہذیب و تمدن کی اساسات کے متعلق ایک بڑا اہم فلسفہ چند جملوں میں بیان کر دیا گیا ہے، یہ قرآن کا کمال ایجاز ہے۔ سورۃ کا آغاز شہرِ مکہ کی آبادی، خوش حالی اور یہاں کے

---

۸۹ مستشرقین حضرات مثلاً گراڈی ویو، ولیم میور اور جان ولیم ڈریپر کا کایہ استدلال کہ آپؐ نے سات برس کی عمر میں ابو طالب کے ہم راہ جو سفرِ شام [Syria] کیا اُس میں بحیرا راہب سے ملاقات کے دوران وہ ساری تعلیمات حاصل کیں جن کی بنیاد پر اسلام کی داغ بیل ڈالی اور قرآن تصنیف کیا، چنداں قابلِ التفات نہیں۔
یہ بات نہ صرف حقایق سے بعید ہے بلکہ مضحکہ خیز بھی ہے۔ کیا کسی کی عقل باور کر سکتی ہے کہ ایک کم سن بچے کو بحیرہ راہب سے صرف ایک ہی وقت کے کھانے پر اُس کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملے اور وہ چھٹی صدی عیسوی میں تحریف شدہ عیسائیت کے مشرکانہ عقاید سے واقف ہو جائے جن تک پروٹسٹنٹ مذہب کے بڑے بڑے پادریوں اور عالموں کی بھی رسائی نہ ہو، پھر تیس چالیس سال بعد ان سب باتوں کو قرآن کی شکل میں مرتب کر دے۔ یا للعجب

امن وامان کو گواہ کر کے کیا جارہا ہے اور اس مرحلے پر اس شہر کے تذکرے کے ساتھ محمد ﷺ پر گزرنے والے شدید مصائب کا بھی حوالہ ہے کہ آج یہی اس شہر کا سب سے بڑا اِشو [issue] ہے۔ اس پر امن شہر میں کہ جہاں حالتِ احرام میں خرگوش کا بھی شکار نہیں ہو سکتا، جہاں اگر حرام مہینوں میں حالتِ احرام میں باپ کا یا جوان بیٹے کا قاتل بھی سامنے آجائے تو منہ پھیر لیا کرتے تھے وہاں آج محمد ﷺ کو قتل کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ مکہ کو قریش کے جدِ اعلیٰ ابراہیم اور اسماعیلؑ نے آباد کیا تھا، یہ ایک بے آباد، بنجر، بے آب و گیاہ علاقہ قافلوں کی گزر گاہوں پر ڈاکوں اور غارت گری کے خطروں سے پر تھا۔ دونوں باپ اور بیٹے کی اس حرم پاک اور اس شہر کے لیے دعاؤں نے اس کو تین ہزار سال سے آباد اور خوش حال اور پر امن رکھا تھا اور آج[90] ان آیات کے نزول کے وقت بنی اسماعیل کی ترقی اور خوش حالی جو انھیں حجاز اور خاص طور پر مکہ میں حاصل ہوئی وہ صرف اور صرف اس اللہ کے گھر کی بدولت اور اس کے معماروں کی تعمیر کے وقت دعاؤں[91] کی وجہ سے تھی، چناں چہ شہر مکہ کو اور اس میں آباد قریش کی حالت کو اِس حقیقت پر گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے کہ یہ دنیا انسان کے لیے تفریح یا پکنک کی جگہ مزے اڑانے کے لیے نہیں۔ ہر دور میں جاہلیت کے پروردہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ دنیا بس عیش کی جگہ ہے اور مرنے کے بعد کوئی دوسری دنیا، کوئی حساب کتاب نہیں ہے، یہی خیال اہلِ مکہ کا اس دنیا کے بارے میں تھا، جس[92] کی نفی 'لَآ' کے اعلان سے یہ سورۃ شروع ہو

---

۹۰ آج، یعنی تقریباً ڈیڑھ ہزار برس قبل جس وقت یہ سورۃ نازل ہو رہی تھی نبوت کے پانچویں برس کے آخر میں، اور آج بھی جس وقت فقیر یہ سطور تحریر کر رہا ہے، اگست ۲۰۱۵ء

۹۱ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٢٧ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝١٢٨ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٢٩ البقرۃ: ۱۲۷-۱۲۹

ترجمہ: اور یاد کرو ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ جب اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے، تو دعا کرتے جاتے تھے، ”اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، تُو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم [مطیع فرمان] بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور اے رب، ان لوگوں میں خود انھی کی قوم سے ایک ایسا رسول اُٹھائیو، جو انھیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔ تُو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔

۹۲ جدید و قدیم ہر دور میں جاہلیت کا انسانیت اور اس دنیا کے بارے میں ایک ہی فلسفہ رہا ہے کہ 'بابر بہ عیش کوش کہ

رہی ہے۔ اے اہلِ مکہ تمھارے اس دنیا کے بارے میں تصورات اور خیالات غلط ہیں

جاہلی تہذیب کے اس دنیا کے بارے میں تصورات اور خیالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ نہیں، جو تم اس دنیا کے بارے میں سمجھتے اور کہتے ہو وہ صحیح نہیں، اِس شہر مکہ کی آبادکاری کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ تمھارے اس دنیا کے بارے میں تصورات اور خیالات غلط ہیں یہ شہر بھی، جس میں اے محمد ﷺ تم پر ظلم وزیادتی کو روا (حلال) کر لیا گیا ہے۔ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ یہ دنیا محض مزے اڑانے کی جگہ نہیں ہے جس کی کہیں کوئی بازپرس نہیں ہوگی، کوئی یوم حساب نہیں ہوگا، وہ عظیم الشان باپ، ابراہیمؑ اور اُس کا بیٹا اسماعیلؑ بھی اسی بات کی گواہی دیں گے، وہ تو اللہ کے انبیا میں سے تھے وہ تو توحید اور آخرت انسان کو سمجھانے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔......................... [مفہوم آیات ۱-۵]

اگلی آیات میں انسان کی یہ غلط فہمی دور کی گئی ہے کہ یہاں وہ جو چاہے کرے اس کے کاموں کو کوئی مانیٹر نہیں کر رہا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ - اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو مشقّت میں پیدا کیا ہے، یہی مشقّت اُس کی ساری زندگی کا فلسفہ ہے کہ اس دنیا کو آرام اور عیش کی جگہ کے بجائے نیکی میں محنت کی جگہ سمجھے۔ کیا انسان نے یہ گمان کر لیا ہے کہ اُس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا؟

تقریبات پر فضول ڈھیروں ڈھیر مال لٹانا جاہلیت کا شعار ہے

ان مختصر سے پانچ جملوں [آیات] میں ایک پوری تاریخ اور دنیا کے بارے میں جاہلی فلسفے کو رد کرنے کے بعد انسان کے بہت سے جاہلانہ تصورات میں سے ایک کو بطور مثال لے کر سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں اس نے اپنی بڑائی کے کیسے غلط معیار گھڑ لیے ہیں۔ جو شخص اپنی بڑائی جتانے کے لیے فضول تقریبات [فنکشنز، شادی، سالگرہ، منگنی وغیرہ وغیرہ] پر لاکھوں کروڑوں، ڈھیروں ڈھیر مال لٹاتا ہے، خود بھی اپنی اِس شان پر خوش ہوتا اور فخر کرتا ہے اور لوگ بھی اسے رشک سے دیکھتے ہیں، مگر اللہ کی ذات جس نے اس کو پیدا کیا اور مال دیا وہ اس کی نگرانی کر رہی ہے وہ یہ دیکھتی ہے کہ

عالم دوبارہ نیست!

اس نے یہ مال کن ذرائع سے حاصل کیا اور کہاں اور کس نیت سے خرچ کیا[93]۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح کی فضول خرچیوں سے سخت نفرت ہے اس کا اظہار خود ان آیات سے ہو رہا ہے۔

يَقُولُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝٧ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اُڑا دیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اُس کو نہیں دیکھا؟ [غلط، ہم اس کا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں][مفہوم آیات ۶-۷]

نیکی اور بدی کی راہیں انسان کے لیے واضح ہیں

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اگلی آیات میں فرماتے ہیں کہ ہم نے بھلائی اور برائی کے دونوں راستے کھول کر رکھ دیے ہیں۔ ایک راستہ وہ ہے جو انسانی کردار کو مجرمانہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی کی طرف لے جاتا ہے اور اس راستے پر جانے میں لذت اور عارضی فایدے محسوس ہوتے ہیں۔ اس راستے پر چلنے کے لیے کوئی خاص محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ نفس کو خوب لذت حاصل ہوتی ہے۔ دوسرا راستہ کردار کی بلندیوں کی طرف جاتا ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ پر چڑھنے کی مانند ہے کہ اس پر چڑھنے، چلنے سے آدمی کا سانس پھولتا ہے، نفس پر جبر کرنا اور لذات کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ یہ جلد باز دنیا پرست انسان کی کمزوری ہے کہ وہ اس گھاٹی پر چڑھنے کے مقابلے میں گڑھے میں لڑھکنے کو ترجیح دیتا ہے۔

کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں کہ حقائق کو دیکھتا؟ ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے کہ بھلائی کی ترغیب دیتا؟ اور اُس کو نیکی اور بدی کے دونوں راستے نہیں دکھا دیے کہ نیکی کے راستے کا انتخاب کرتا اور اُس پر استقامت سے گام زن رہتا؟ مگر افسوس کہ وہ اعلیٰ انسانی اوصاف اور اللہ کے پسندیدہ راستے والی دشوار گزار گھاٹی[94] سے نہیں گزرا۔ [مفہوم آیات ۸-۱۱]

---

۹۳ حدیث میں آتا ہے کہ بندہ یومِ قیامت اپنی جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک تین باتوں کا حساب نہ دے دے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے مال کن ذرائع سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟

۹۴ انسانوں سے ہمدردی اور اللہ کی بندگی، دونوں کے لیے نفس کو نقد لذتوں سے دست بردار ہونا پڑتا ہے، لہٰذا یہ دونوں چیزیں انسانوں پر ہمیشہ شاق گزرتی ہیں۔ قرآن نے اسی رعایت سے انھیں گھاٹی پر چڑھنے سے تعبیر کیا ہے۔

اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کون ہیں؟

اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ تشریح فرماتے ہیں کہ وہ گھاٹی کیا ہے جس سے گزر کر [امتحان پاس کر کے] آدمی کردار کی بلندیوں کی طرف جا سکتا ہے اور اللہ کا پسندیدہ بندہ بن سکتا ہے۔

اور تم کیا جانو کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟ گردن چھڑانا (کسی شخص کو معاشی بدحالی سے نکال کر پیروں پر کھڑا کرنا[95]) یا فاقے کے دن کسی رشتے دار یتیم یا غربت کے مارے خاک نشین کو کھانا کھلانا۔ پھر ساتھ ساتھ یہ بھی کہ آدمی اہلِ ایمان میں شامل ہو جو اللہ کے دین کے لیے کوششوں کے دوران ایک دُوسرے کو اچھے برے حالات میں جم کر چلنے اور زندگی میں ہمدردی اور نرم برتاؤ کی تلقین کرتے ہوں۔ یہ دائیں بازو والے لوگ ہیں یہ بہشت میں ہوں گے، رہے وہ بدنصیب جنھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ آگ میں دھنسے ہوئے بائیں بازو والے ہوں گے۔ [مفہوم آیات ۱۲-۲۰]

☆☆☆☆☆

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

۹۵ قرآن نے یہاں اسے خیر کے کاموں میں سرِ فہرست رکھا ہے۔

جلد سوم کے 'پیش لفظ' سے اقتباس

نبی اکرم ﷺ کی سیرت مطہرہ پر آج تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، دنیا میں اس کی کوئی اور نظیر نہیں ہے۔ بلکہ اس معاملے میں آپؐ کے آس پاس بھی کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ کل ۶۳ برس کی عمر، بلکہ شمسی تقدیم کے اعتبار سے ۶۱ برس کی مختصر حیاتِ دنیوی، لیکن اس کے باوجود کہ آپؐ کی سیرت مبارکہ پر آج کے دن تک ہزارہا کتابیں لکھی جاچکی ہیں، کوئی دن نہیں گزرتا کہ آپؐ کی سیرت پر کوئی نئی کتاب شائع نہ ہوتی ہو۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ہر نئی شائع ہونی والی کتابِ سیرت اپنی ترتیب اور اسلوب میں ندرت کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور رکھتی ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی مثال ڈاکٹر تسنیم احمد کی زیر ترتیب کتاب ''روح الامین کی معیت میں کاروان نبوت'' ہے۔ سردست اس روح پرور کتاب کا پہلا حصہ جو تمہیدی مباحث کے علاوہ سیرت محمدیؐ کے محض ابتدائی تین سالہ مکی دور کی تفصیلات پر مشتمل ہے، اشاعت پذیر ہوا ہے۔

مجھے اپنی خوش بختی پر ناز ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کا موقع ملا۔ کتاب کا عنوان بھی اچھوتا اور دل فریب ہے، اور اندازِ نگارش بھی نہایت پُرکشش اور دل میں اتر جانے والا ہے۔ یہ کتاب بلاشبہ واقعاتِ سیرت کا ایک عظیم ذخیرہ ہے، لیکن میرے لیے قرآن کے ایک طالب علم کی حیثیت سے اس کتاب میں خصوصی دلچسپی کا اصل سبب یہ ہے کہ محترم تسنیم احمد صاحب نے قرآن کی انگلی پکڑ کر ہمیں قدم بہ قدم سیرت مطہرہ کی ایسی سیر کرانے کا اہتمام کیا ہے کہ پڑھنے والا خود کو اس ماحول کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ فہم سیرت اور بالخصوص مراحل سیرت کی تفہیم میں بھی یہ کتاب کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔

اب مجھے کتاب کی اگلی جلد کا شدت سے انتظار رہے گا۔ میری دعا ہے کہ محترم برادرم تسنیم احمد صاحب اپنی اس بابرکت کاوش کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچادیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ صاحبِ کتاب کی اس کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور ان کے لیے اس راہ کی مشکلات کو آسان فرمادے۔ آمین!

حافظ عاکف سعید، ڈائریکٹر قرآن اکیڈمی، ۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور

ترجمان القرآن، لاہور، اکتوبر ۲۰۱۷ء

کتاب نما

روح الامین کی معیت میں کاروانِ نبوتؐ، ڈاکٹر تسنیم احمد۔

جلد اوّل تا جلد پنجم؛ ناشر: دعوۃ الحق، ۹۳-اے، اُٹاوا سوسائٹی، احسن آباد، کراچی- فون: ۰۳۱۴- ۲۱۲۰۸۶۸۔ صفحات: (علی الترتیب): ۱۷۵، ۲۵۶، ۲۸۸، ۳۰۴، ۲۸۸۔ (قیمت: علی الترتیب): ۲۵۰ روپے، ۲۵۰ روپے، ۳۰۰ روپے، ۳۵۰ روپے، ۳۵۰ روپے۔

زیر نظر سیرت النبیؐ، سیرت کی عمومی کتابوں سے خاصی مختلف اور منفرد ہے۔ مصنف نے کتاب کے دو کلیدی موضوعات بتائے ہیں: نزولِ قرآن اور سیرت النبیؐ۔ ان کی وضاحت کے لیے انھوں نے متعدد تصاویر، نقشے، جدولیں اور اشاریے شامل کیے ہیں۔

باب اوّل کا عنوان ہے: 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام۔ اس میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ مکہ اور یثرب کی مختصر تاریخ کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں بعثتِ محمدی سے قبل اہلِ ایمان کی آزمایش (اصحابِ کہف، اصحاب الاخدود وغیرہ)۔ آیندہ ابواب میں آں حضورؐ کا خاندان، ولادت، پرورش، آغازِ نبوت، دعوت کا آغاز، کاروانِ نبوت میں شامل ہونے والی اوّلین اور مابعد شخصیات کا تذکرہ، واقعات کے متوازی زمانوں میں اُترنے والی آیات، ان کے مطالب اور قرآن کے انھی حصوں سے صحابہؓ کی تربیت کا ذکر۔ جلد دوم میں واقعات کے حوالے سے کاروانِ نبوت آگے بڑھتا ہے۔ راہِ حق میں آں حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کی مشکلات اور آزمایشوں پر علمی بحثیں بھی ہیں اور تفصیلی واقعات بھی۔ ساری پانچوں جلدیں پاورق حوالوں اور تعلیقات سے مزین ہیں

مختصر یہ کہ کاروانِ نبوتؐ سیرت النبیؐ پر (مکی زندگی تک محدود) ایک مستند اور مفصل کتاب ہے۔ اسے آپ قافلۂ دعوتِ حق کی تاریخ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ضمناً اس میں بہت سے تبصرے اور بہت سی معلومات آگئی ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں: ''مؤلف کو رسولؐ اللہ اور آپؐ کے لائے ہوئے دین اسلام سے جو محبت ہے اس کی خاطر یہ کتاب صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے لکھی اور شائع کی گئی ہے'' (جلد ۲، ص ۹)۔ بلاشبہ یہ پانچ جلدیں مصنف کے خلوص، لگن، تحقیق، محنت اور عزمِ صمیم کا حاصل ہیں۔ مصنف کا اسلوب سادہ اور آسان ہے۔ کتاب خوب صورت اور طباعت واشاعت معیاری ہے۔ در حقیقت یہ ایک مستقل زیر مطالعہ رکھنے والی کتاب ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)۔

سنہ ۶۱۳ء کا جولین کیلنڈر [اِن شمسی تاریخوں کے دوران رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت کا چوتھا قمری برس جاری رہا اور پانچواں شروع ہوا]

	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	
جنوری			1 ۳	2 ۴	3 ۵	4 ۶	5 ۷	6 ۸	7 ۹	8 ۱۰	9 ۱۱	10 ۱۲	11 ۱۳	12 ۱۴	13 ۱۵	14 ۱۶	15 ۱۷	16 ۱۸	17 ۱۹	18 ۲۰	19 ۲۱	20 ۲۲	21 ۲۳	22 ۲۴	23 ۲۵	24 ۲۶	25 ۲۷	26 ۲۸	27 ۲۹	28 ۳۰	29 ربیع۲	30 ۲	31 ۳					ربیع۱
فروری						1 ۴	2 ۵	3 ۶	4 ۷	5 ۸	6 ۹	7 ۱۰	8 ۱۱	9 ۱۲	10 ۱۳	11 ۱۴	12 ۱۵	13 ۱۶	14 ۱۷	15 ۱۸	16 ۱۹	17 ۲۰	18 ۲۱	19 ۲۲	20 ۲۳	21 ۲۴	22 ۲۵	23 ۲۶	24 ۲۷	25 ۲۸	26 ۲۹	27 جمادی	28 ۲					ربیع۲
مارچ						1 ۳	2 ۴	3 ۵	4 ۶	5 ۷	6 ۸	7 ۹	8 ۱۰	9 ۱۱	10 ۱۲	11 ۱۳	12 ۱۴	13 ۱۵	14 ۱۶	15 ۱۷	16 ۱۸	17 ۱۹	18 ۲۰	19 ۲۱	20 ۲۲	21 ۲۳	22 ۲۴	23 ۲۵	24 ۲۶	25 ۲۷	26 ۲۸	27 ۲۹	28 ۳۰	29 جمادی	30 ۲	31 ۳		جمادی۱
اپریل		1 ۴	2 ۵	3 ۶	4 ۷	5 ۸	6 ۹	7 ۱۰	8 ۱۱	9 ۱۲	10 ۱۳	11 ۱۴	12 ۱۵	13 ۱۶	14 ۱۷	15 ۱۸	16 ۱۹	17 ۲۰	18 ۲۱	19 ۲۲	20 ۲۳	21 ۲۴	22 ۲۵	23 ۲۶	24 ۲۷	25 ۲۸	26 ۲۹	27 ۳۰	28 رجب	29 ۲	30 ۳							جمادی۲
مئی				1 ۴	2 ۵	3 ۶	4 ۷	5 ۸	6 ۹	7 ۱۰	8 ۱۱	9 ۱۲	10 ۱۳	11 ۱۴	12 ۱۵	13 ۱۶	14 ۱۷	15 ۱۸	16 ۱۹	17 ۲۰	18 ۲۱	19 ۲۲	20 ۲۳	21 ۲۴	22 ۲۵	23 ۲۶	24 ۲۷	25 ۲۸	26 ۲۹	27 شعبان	28 ۲	29 ۳	30 ۴	31 ۵				رجب
جون			4 ۶	5 ۷	6 ۸	7 ۹	8 ۱۰	9 ۱۱	10 ۱۲	11 ۱۳	12 ۱۴	13 ۱۵	14 ۱۶	15 ۱۷	16 ۱۸	17 ۱۹	18 ۲۰	19 ۲۱	20 ۲۲	21 ۲۳	22 ۲۴	23 ۲۵	24 ۲۶	25 ۲۷	26 رمضان	27 ۲	28 ۳	29 ۴	30 ۵									شعبان
جولائی		1 ۶	2 ۷	3 ۸	4 ۹	5 ۱۰	6 ۱۱	7 ۱۲	8 ۱۳	9 ۱۴	10 ۱۵	11 ۱۶	12 ۱۷	13 ۱۸	14 ۱۹	15 ۲۰	16 ۲۱	17 ۲۲	18 ۲۳	19 ۲۴	20 ۲۵	21 ۲۶	22 ۲۷	23 ۲۸	24 ۲۹	25 شوال	26 ۲	27 ۳	28 ۴	29 ۵	30 ۶	31 ۷						رمضان
اگست					1 ۸	2 ۹	3 ۱۰	4 ۱۱	5 ۱۲	6 ۱۳	7 ۱۴	8 ۱۵	9 ۱۶	10 ۱۷	11 ۱۸	12 ۱۹	13 ۲۰	14 ۲۱	15 ۲۲	16 ۲۳	17 ۲۴	18 ۲۵	19 ۲۶	20 ۲۷	21 ۲۸	22 ۲۹	23 ذوالقعدہ	24 ۲	25 ۳	26 ۴	27 ۵	28 ۶	29 ۷	30 ۸	31 ۹			شوال
ستمبر	1 ۱۰	2 ۱۱	3 ۱۲	4 ۱۳	5 ۱۴	6 ۱۵	7 ۱۶	8 ۱۷	9 ۱۸	10 ۱۹	11 ۲۰	12 ۲۱	13 ۲۲	14 ۲۳	15 ۲۴	16 ۲۵	17 ۲۶	18 ۲۷	19 ۲۸	20 ۲۹	21 ۳۰	22 ذی الحج	23 ۲	24 ۳	25 ۴	26 ۵	27 ۶	28 ۷	29 ۸	30 ۹								ذوالقعدہ
اکتوبر			1 ۱۰	2 ۱۱	3 ۱۲	4 ۱۳	5 ۱۴	6 ۱۵	7 ۱۶	8 ۱۷	9 ۱۸	10 ۱۹	11 ۲۰	12 ۲۱	13 ۲۲	14 ۲۳	15 ۲۴	16 ۲۵	17 ۲۶	18 ۲۷	19 ۲۸	20 ۲۹	21 محرم	22 ۲	23 ۳	24 ۴	25 ۵	26 ۶	27 ۷	28 ۸	29 ۹	30 ۱۰	31 ۱۱					ذی الحج
نومبر						1 ۱۲	2 ۱۳	3 ۱۴	4 ۱۵	5 ۱۶	6 ۱۷	7 ۱۸	8 ۱۹	9 ۲۰	10 ۲۱	11 ۲۲	12 ۲۳	13 ۲۴	14 ۲۵	15 ۲۶	16 ۲۷	17 ۲۸	18 ۲۹	19 ۳۰	20 صفر	21 ۲	22 ۳	23 ۴	24 ۵	25 ۶	26 ۷	27 ۸	28 ۹	29 ۱۰	30 ۱۱			محرم
دسمبر	1	2	3 ۱۲	4 ۱۳	5 ۱۴	6 ۱۵	7 ۱۶	8 ۱۷	9 ۱۸	10 ۱۹	11 ۲۰	12 ۲۱	13 ۲۲	14 ۲۳	15 ۲۴	16 ۲۵	17 ۲۶	18 ۲۷	19 ربیع۱	20 ۲	21 ۳	22 ۴	23 ۵	24 ۶	25 ۷	26 ۸	27 ۹	28 ۱۰	29 ۱۱	30 ۱۲	31 ۱۳							صفر

اوپر آپ، ۶۱۳ء کا جولین یا شمسی کیلنڈر دیکھ رہے ہیں۔ اِس سال یکم جنوری، ۳ ربیع الاوّل سنہ ۴ نبوی کو واقع ہوئی۔ نبوت کا یہ چوتھا سال ۲۰ اکتوبر کو اِسی برس ختم ہو جائے گا اور ۲۱ اکتوبر سے محرم یعنی پانچواں سالِ نبوت شروع ہو گا۔ جیسا کہ اشاعت اسلام کا سارا کام خاموشی سے فرداً فرداً رابطے کے ذریعے ہو رہا تھا، کوئی خاص قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ اِس دَور میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی نبی ﷺ کے ساتھ نشستوں اور گفتگو کی بہت زیادہ مصدقہ روایات کتب احادیث و تاریخ میں مذکور نہیں ہیں۔ اس برس کے اختتام تک ۲۰۰ کے قریب افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ اواخر اکتوبر یا اوائل نومبر میں دعوتِ بنو ہاشم اور پھر پہاڑی کا وعظ تاریخی واقعات ہیں۔ کیلنڈر میں ہر سطر ایک ماہ کی نمائندہ ہے۔ یوں بارہ سطروں میں، بارہ مہینوں کی جولین تواریخ دی گئی ہیں۔ شمسی تاریخیں آپ انگلش میں تحریر ہندسوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ جدول کے بالکل دائیں جانب قمری مہینوں کے نام ہیں۔ جدول کے ہر خانے میں نیچے کی جانب قمری تاریخیں اردو میں دی گئی ہیں۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ والے خانے میں قمری مہینے کا نام درج ہے۔

ربیع۱

سنہ ۶۱۴ء کا جولین کیلنڈر [اِن شمسی تاریخوں کے دوران رسولِ اکرم ﷺ کی نبوت کا پانچواں قمری برس جاری رہا اور چھٹا شروع ہوا]

	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	
جنوری			1 ۱۴	2 ۱۵	3 ۱۶	4 ۱۷	5 ۱۸	6 ۱۹	7 ۲۰	8 ۲۱	9 ۲۲	10 ۲۳	11 ۲۴	12 ۲۵	13 ۲۶	14 ۲۷	15 ۲۸	16 ۲۹	17 ۳۰	18 ربیع۲	19 ۲	20 ۳	21 ۴	22 ۵	23 ۶	24 ۷	25 ۸	26 ۹	27 ۱۰	28 ۱۱	29 ۱۲	30 ۱۳	31 ۱۴					ربیع۲
فروری						1 ۱۵	2 ۱۶	3 ۱۷	4 ۱۸	5 ۱۹	6 ۲۰	7 ۲۱	8 ۲۲	9 ۲۳	10 ۲۴	11 ۲۵	12 ۲۶	13 ۲۷	14 ۲۸	15 ۲۹	16 جمادی	17 ۲	18 ۳	19 ۴	20 ۵	21 ۶	22 ۷	23 ۸	24 ۹	25 ۱۰	26 ۱۱	27 ۱۲	28 ۱۳					جمادی۱
مارچ						1 ۱۴	2 ۱۵	3 ۱۶	4 ۱۷	5 ۱۸	6 ۱۹	7 ۲۰	8 ۲۱	9 ۲۲	10 ۲۳	11 ۲۴	12 ۲۵	13 ۲۶	14 ۲۷	15 ۲۸	16 ۲۹	17 ۳۰	18 جمادی۲	19 ۲	20 ۳	21 ۴	22 ۵	23 ۶	24 ۷	25 ۸	26 ۹	27 ۱۰	28 ۱۱	29 ۱۲	30 ۱۳	31 ۱۴		جمادی۲
اپریل		1 ۱۵	2 ۱۶	3 ۱۷	4 ۱۸	5 ۱۹	6 ۲۰	7 ۲۱	8 ۲۲	9 ۲۳	10 ۲۴	11 ۲۵	12 ۲۶	13 ۲۷	14 ۲۸	15 ۲۹	16 ۳۰	17 رجب	18 ۲	19 ۳	20 ۴	21 ۵	22 ۶	23 ۷	24 ۸	25 ۹	26 ۱۰	27 ۱۱	28 ۱۲	29 ۱۳	30 ۱۴							رجب
مئی				1 ۱۵	2 ۱۶	3 ۱۷	4 ۱۸	5 ۱۹	6 ۲۰	7 ۲۱	8 ۲۲	9 ۲۳	10 ۲۴	11 ۲۵	12 ۲۶	13 ۲۷	14 ۲۸	15 ۲۹	16 شعبان	17 ۲	18 ۳	19 ۴	20 ۵	21 ۶	22 ۷	23 ۸	24 ۹	25 ۱۰	26 ۱۱	27 ۱۲	28 ۱۳	29 ۱۴	30 ۱۵	31 ۱۶				شعبان
جون			4	5	6	7	8 ۱۷	9 ۱۸	10 ۱۹	11 ۲۰	12 ۲۱	13 ۲۲	14 ۲۳	15 ۲۴	16 ۲۵	17 ۲۶	18 ۲۷	19 ۲۸	20 ۲۹	21 ۳۰	22 رمضان	23 ۲	24 ۳	25 ۴	26 ۵	27 ۶	28 ۷	29 ۸	30 ۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶		رمضان
جولائی		1 ۱۷	2 ۱۸	3 ۱۹	4 ۲۰	5 ۲۱	6 ۲۲	7 ۲۳	8 ۲۴	9 ۲۵	10 ۲۶	11 ۲۷	12 ۲۸	13 ۲۹	14 شوال	15 ۲	16 ۳	17 ۴	18 ۵	19 ۶	20 ۷	21 ۸	22 ۹	23 ۱۰	24 ۱۱	25 ۱۲	26 ۱۳	27 ۱۴	28 ۱۵	29 ۱۶	30 ۱۷	31 ۱۸						شوال
اگست					1 ۱۹	2 ۲۰	3 ۲۱	4 ۲۲	5 ۲۳	6 ۲۴	7 ۲۵	8 ۲۶	9 ۲۷	10 ۲۸	11 ۲۹	12 ۳۰	13 ذوالقعدہ	14 ۲	15 ۳	16 ۴	17 ۵	18 ۶	19 ۷	20 ۸	21 ۹	22 ۱۰	23 ۱۱	24 ۱۲	25 ۱۳	26 ۱۴	27 ۱۵	28 ۱۶	29 ۱۷	30 ۱۸	31 ۱۹			ذوالقعدہ
ستمبر	1 ۲۰	2 ۲۱	3 ۲۲	4 ۲۳	5 ۲۴	6 ۲۵	7 ۲۶	8 ۲۷	9 ۲۸	10 ۲۹	11 ذی الحج	12 ۲	13 ۳	14 ۴	15 ۵	16 ۶	17 ۷	18 ۸	19 ۹	20 ۱۰	21 ۱۱	22 ۱۲	23 ۱۳	24 ۱۴	25 ۱۵	26 ۱۶	27 ۱۷	28 ۱۸	29 ۱۹	30 ۲۰								ذی الحج
اکتوبر			1 ۲۱	2 ۲۲	3 ۲۳	4 ۲۴	5 ۲۵	6 ۲۶	7 ۲۷	8 ۲۸	9 ۲۹	10 ۳۰	11 محرم	12 ۲	13 ۳	14 ۴	15 ۵	16 ۶	17 ۷	18 ۸	19 ۹	20 ۱۰	21 ۱۱	22 ۱۲	23 ۱۳	24 ۱۴	25 ۱۵	26 ۱۶	27 ۱۷	28 ۱۸	29 ۱۹	30 ۲۰	31 ۲۱					محرم
نومبر						1 ۲۲	2 ۲۳	3 ۲۴	4 ۲۵	5 ۲۶	6 ۲۷	7 ۲۸	8 ۲۹	9 صفر	10 ۲	11 ۳	12 ۴	13 ۵	14 ۶	15 ۷	16 ۸	17 ۹	18 ۱۰	19 ۱۱	20 ۱۲	21 ۱۳	22 ۱۴	23 ۱۵	24 ۱۶	25 ۱۷	26 ۱۸	27 ۱۹	28 ۲۰	29 ۲۱	30 ۲۲			صفر
دسمبر	۲۳	۲۴	3 ۲۵	4 ۲۶	5 ۲۷	6 ۲۸	7 ۲۹	8 ۳۰	9 ربیع۱	10 ۲	11 ۳	12 ۴	13 ۵	14 ۶	15 ۷	16 ۸	17 ۹	18 ۱۰	19 ۱۱	20 ۱۲	21 ۱۳	22 ۱۴	23 ۱۵	24 ۱۶	25 ۱۷	26 ۱۸	27 ۱۹	28 ۲۰	29 ۲۱	30 ۲۲	31 ۲۳							ربیع۱

اِس سال یکم جنوری، ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۵ نبوی کو واقع ہوئی۔ نبوت کا یہ پانچواں سال ۱۰ اکتوبر کو اسی برس ختم ہو جائے گا اور ۱۱-اکتوبر سے چھٹا سالِ نبوت شروع ہو جائے گا۔ پچھلے سال اللہ کا بندہ، اللہ کا نبیؐ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ اپنی قوم کو اللہ کی ناراضگی اور اُس کے نتیجے میں اُس کے دنیا اور آخرت کے عذاب سے ڈراتا رہا، اُس کے آقا اور مالک نے اُس کی یہی ڈیوٹی لگائی تھی۔ قریش سال کے اختتام سے کچھ پہلے تک تو ہنسی مذاق میں اُس کی باتوں کو اُڑاتے رہے مگر جب حج قریب آیا تو ہاتھوں کے طوطے اُڑنے لگے کہ سارے عرب سے آئے حاجیوں کے سامنے اُس [محمد ﷺ] نے ہمارے معبودوں کو کچھ کہا تو ہماری تو ہوا اکھڑ جائے گی، اور دورانِ حج ایسا ہی ہونے کی ابتدا ہو گئی۔ تلملائے ہوئے متکبر قریش نے اہلِ ایمان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے اور اہلِ ایمان نے صبر و استقامت کی ایک لافانی داستان لکھنے کا آغاز کر دیا۔ سارے سال یہ کام جاری رہا، سیّدنا ابو بکرؓ نے زیرِ عتاب مسلمان لونڈی اور غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا شروع کیا اور مومنین کے ایک گروپ نے اپنے وطن، مکہ کو خیر باد کہہ کر حبشہ کی جانب ہجرت کی تو ظلم کا سلسلہ بند ہو پایا۔ یہ اس سارے سال کی کہانی ہے!